Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ | سوموار ۹ شوال ۱۴۱۲ھ - ۱۳ شہادت ۱۳۷۱ ہش - ۱۳ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۸۵

# محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ - ۱۲ اپریل - مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال نے آج ۱۲ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے متعلق جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق

کل رات پھر دل کی کمزوری کی کیفیت پیدا ہو گئی اور سانس کی تکلیف ہو گئی تھی لیکن پھر جلد ہی اللہ کے فضل سے بہتر ہو گئی - ہچکی کی وجہ سے کافی تکلیف ہے احباب خصوصیت سے شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں -

## ولادت

مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ ان کی بھتیجی عزیزہ فوزیہ فائزہ اور عزیز عبد المھیمن کو اللہ تعالیٰ نے یکم مارچ ۱۹۹۲ء کو بیٹی عطا کی ہے۔ نام آنسہ انعم تجویز ہوا ہے۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آپ کے تجارب کی مختصر تفصیل سے ہمارے قارئین محظوظ بھی ہوں گے اور مستفید بھی - آپ ہمیں اپنے تجارب تحریر فرما کر بھجوائیں - کاغذ کے ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور تحریر خوشخط ہو شکستہ نہیں - اپنا نام اور پورا پتہ ضرور تحریر کریں -

ایسی تمام تحریریں آپ کی جماعت کے سیکرٹری دعوت الی اللہ کی وساطت سے آنی چاہئیں یا مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ کی معرفت بھجوائیں -

(ادارہ الفضل)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا - اور اس قدر دُعا کرے جو حق ہے دُعا کا - جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا - اگر صرف دُعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے - یہ سخت گناہ ہے - اللہ تعالےٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے - اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردّد تو نہیں کرتا اور بیجوں کاشت کے دُعا کرتا ہے کہ اس میں غلّہ پیدا ہو جائے - وہ حقِ تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالےٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا - اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالےٰ سے دُعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے -

جیسے پہلا آدمی جو صرف دُعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے - اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا دین حق ہے - اسی واسطے مَیں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے - اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے "

(ملفوظات جلد سوم صـ ۵۲۰ - ۵۲۱)

# اپنی کمزوریوں کو محنت اور قربانی کے ساتھ دُور کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

"سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے سے مشورہ کر کے اس قسم کے تمام عیوب کو دُور کرنے کی کوشش کریں جو جماعت میں پائے جاتے ہیں خصوصاً نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح کی طرف انہیں توجہ کرنی چاہیئے - اور ماں باپ کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرانا چاہیئے کہ وہ اپنے بچّوں کو نمازیں پڑھائیں - چھوٹے چھوٹے مسائل سکھائیں - مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا کھانا چاہیئے (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) اور (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کے فقرات کہتے رہنا چاہیئے - تسبیح اور (-) کی عادت ڈالنی چاہیئے - اگر ایسا ہو جائے تو بڑی عمر میں ایمان اتنا مضبوط ہو جائے گا کہ اگر انہیں کوئی ٹھوکر بھی لگے گی تو وہ ٹھوکر ان کو بے ایمان نہیں کرے گی - یہ چیز ایسی ہے جس کا استدراج کے ساتھ تعلق ہے - انقلاب کے ساتھ نہیں -

انقلابی حالات شاذ و نادر آتے ہیں - باقی اوقات میں ہمیشہ بتدریج ترقی ہوتی ہے - انقلابی تغیّر کے تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ سب کمزوریاں یک دم دُور ہو جائیں - لیکن استدراج یہ ہے کہ کبھی ایک کمزوری دُور ہو گئی تو کبھی دوسری اور یہ چیز جدوجہد اور محنت اور قربانی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے - پس مَیں جماعت کے تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس طریق کو اختیار کریں اور روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں - جب تمہاری حالت انقلاب کے ساتھ وابستہ نہیں تو پھر انقلاب کے انتظار کرنے کے کیا معنے - اگر تمہارے لئے انقلاب مقدر ہوتا تو ایمان لانے کے فوراً بعد تمہاری حالت درست ہو جاتی لیکن ہوا یہ کہ ایمان لانے کے ساتھ تم نے بعض کمزوریوں پر غلبہ حاصل کر لیا اور اب دوسری کمزوریوں کو تمہیں محنت اور قربانی کے ساتھ دُور کرنا پڑے گا - ہر سیکرٹری کو چاہیئے کہ وہ جماعت کو بیدار کرے اور جماعت کا فرض ہے کہ وہ سیکرٹری کو بیدار کرے اور ایک معیّن پروگرام بنایا جائے کہ فلاں فلاں کمزوریوں کی اصلاح کرنی ہے اور رجسٹر بنائے جائیں جن میں اس بات کا ریکارڈ

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳۔ شہادت ۱۳۷۱ ہش ۱۳۔ اپریل ۱۹۹۲ء

# عمل اور اسکی رُوح

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے۔ کہ اس میں ایمان میں کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کُھلتا ہے۔ دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔"

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ رسم سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اس چیز سے خوش ہوتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ قربانی کرو کیونکہ خدا کے حضور قربانی کے سوا نہیں پہنچ سکتے۔ تقویٰ کرو کیونکہ تقویٰ تمام عملوں کی رُوح ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں اپنی خواہشوں کو خدا کے حضور قربان کر دینا۔"

ان دونوں اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عمل اپنی جگہ پر لیکن اگر عمل بے رُوح ہو تو وہ بالکل بے فائدہ ہوتا ہے۔ روح جس طرح بدن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح عمل بھی ضروری ہے اور عمل کی روح بھی۔ اگر کوئی شخص عمل کی طرف توجہ نہ دے اور روح کا ذکر کرتا رہے تو یقیناً وہ عمل سے محروم ہونے کی وجہ سے اس عمل کی رُوح سے محروم رہے گا۔

پس عمل نہائت ضروری ہے لیکن عمل کو جاندار بنانے کے لئے یا بہتر جزا کے قابل بنانے کے لئے ہر عمل کی رُوح کی طرف توجہ بھی لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بات کی طرف توجہ دینے کی خصوصی طور پر ضرورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیں دوسروں کے اعمال پر جھٹ سے تنقید نہیں کرنے لگ جانا چاہیئے۔ عام طور پر جو عمل ہم کرتے ہیں اور کوئی اور نہ کرتا ہو تو ہم اس پر جھپٹ پڑتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے عمل کے ساتھ اس کی روح کہاں تک موجود ہے۔ کہ اس عمل کو واقعی عمل کہا جا سکے۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر جھانکنا دوسروں پر تنقید کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ یہ وہ راہ ہے جس سے ہم اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکتے ہیں۔ اور ہمارا اصل مقصود تو یہی ہونا چاہیئے کہ ہماری زندگی قدم بقدم بہتر ہوتی چلی جائے اور ہم اپنے مقصدِ حیات کو آسانی سے منزلیں طے کرتے ہوئے پالیں۔

میں نے جُھک جُھک کے بھی سلام کیا
میں نے رُک رُک کے بھی کلام کیا
تم نے میری طرف نظر ہی نہ کی
ہاں زمانے میں اپنا نام کیا

ـــــ ابوالاقبال

یہ پُورا چاند ترساتا بہت ہے
کہ پھر وہ شخص یاد آتا بہت ہے

نہ دستک دو کہ دروازہ کُھلا ہے
چلے آؤ جی گھبراتا بہت ہے

کسی سے باتوں باتوں میں مرا ذکر
کھلونے دے کے بہلاتا بہت ہے

جُدا اندر سے ہے باہر کا موسم
یہ آنکھ آئینہ دُھندلاتا بہت ہے

ذرا سا گر سلیقہ ہو طلب کا
وہ ابرِ فیض برساتا بہت ہے

تصوّر اُن کا بھی ہے اِک مسیحا
جو گھائل دل کو سہلاتا بہت ہے

کہاں، کب، کس قدر، کس کس کو چاہا
یہ دل اب خود سے شرماتا بہت ہے

میں تنہائی میں خود سے خوف کھاؤں
یہ ظالم نفس بہکاتا بہت ہے

دکھاوے کو جو کی تھی توبہ، واعظ
کئے پہ اپنے پچھتاتا بہت ہے

جو مانگے اور بن مانگے بہت دے
ہمیں وہ ایک اَن داتا بہت ہے

امۃ الباری ناصر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ کی سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہو) فرماتے ہیں
"اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے ... قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

# تلقینِ عمل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو فرمایا:

پس ایک نصیحت تو مَیں یہ کروں گا کہ تم اردو میں ہی گفتگو کرنے کی عادت ڈالو اور اتنی عادت ڈالو کہ تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔ الفاظ اور محاورات کی اصلاح بعد میں ہو جائے گی۔ دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ بے شک مخلوق کی خدمت کرو لیکن اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا تو تم یہ کام پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے تو باقی سب چیزیں تمہارے لئے آسان ہو جائیں گی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جب شام میں گئے تو وہاں کے ایک وزیر نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کسی دینی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا میں نے تو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہے۔ جب قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہو تو باقی سب مضامین آسان ہو جاتے ہیں۔ اس کے مضامین کو سمجھنے کے لئے دوسری کتابوں کے حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اس طرح ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بعد دوسرے علوم کا شوق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمارا سارا علم تو ہے ہی قرآن ........ لاہور میں میرے پاس ایک دفعہ دو (آدمی) آئے۔ ان میں سے ایک نے غصے والی شکل بنا کر مجھ سے پوچھا آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ مَیں نے کہا مَیں تو کچھ بھی پڑھا ہوا نہیں۔ صرف قرآن کریم جانتا ہوں۔ اس نے دوبارہ پوچھا آپ بتائیں تو سہی آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ آپ کے نزدیک جو پڑھائی ہے وہ مَیں نے نہیں کی۔ مَیں صرف قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا بس۔ آپ صرف قرآن کریم کا ترجمہ ہی جانتے ہیں۔ مَیں نے کہا ہاں۔ ترجمہ سے باہر کوئی چیز رہ جاتی ہو تو وہ مَیں نہیں جانتا۔ وہ غصے میں تھا اور اس نے میرا جواب نہ سمجھا۔ دوسرے (صاحب) نے اسے چٹکی بھرتے ہوئے کہا وہ کہہ تو رہے ہیں۔ مَیں قرآن پڑھا ہوا ہوں۔ اور تم یہ ثابت کر کے کہ قرآن کریم سے باہر کوئی چیز ہے اپنی کم علمی اور بیوقوفی کا ثبوت دے رہے ہو۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم کے اندر سارے علوم آجاتے ہیں۔ مَیں پرائمری فیل ہوں لیکن مَیں تمام مذاہب کو چیلنج کر کے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا اعتراض ہو جس کا قرآن کریم کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہو تو مَیں اس کا جواب دوں گا اور خالی جواب ہی نہیں دوں گا بلکہ اعتراض کرنے والے کو چُپ کرا کے چھوڑوں گا۔ قرآن کریم کے اندر سارے گُر موجود ہیں۔ اور اصل عقل گُروں سے ہی آتی ہے۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ لو تو تمہارے اندر وہ مادہ پیدا ہو جائے گا جس سے تم ہر قسم کے دشمن کا مقابلہ کر سکو گے اور تمہاری عقل اتنی تیز ہو جائے گی کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہو گا جس سے تم مرعوب ہو۔ پس قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا ضروری ہے جس کی مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔

اس کے بعد مَیں آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق دعا کروں گا۔ باقی خدام کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔ تاکہ وہ قرآن کریم سیکھیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ خواہ کوئی ہندو ہے یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو۔ سب کو (دعوت الی الحق) ہمارا فرض ہے۔ اگر وہ قرآن کریم کو ماننے لگ جائیں۔ مخلوق کی خدمت میں لگ جائیں تو یہی دنیا جو جہنم نظر آتی ہے اور لڑائیوں کی جگہ بنی ہوئی ہے امن کا گہوارہ بن جائے۔

---

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء کو خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"قریباً" ڈیڑھ مہینہ ہوا میں نے کہا تھا کہ خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ جتنی جگہ قادیان میں خالی پڑی ہے ان ساری زمینوں میں گندم بوئیں۔ مگر مَیں سمجھتا ہوں انہوں نے میری یہ بات اس کان سنی اور اس کان نکال دی۔ اگر خدام الاحمدیہ کے کوئی عہدہ دار یہاں موجود ہوں تو بتائیں کہ کیا انہوں نے فصل بوئی ہے۔

اس پر مہتمم صاحب عمومی خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عرض کیا کہ ہم نے بعض زمینوں کی پیمائش کی تھی مگر وہاں پانی نہیں چڑھتا۔

حضور نے فرمایا:

کیا اس کے متعلق آپ لوگوں نے مجھے اطلاع دی تھی۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ حضور نے فرمایا۔ تم لوگ میرے پاس رپورٹ بھیجتے کہ ان زمینوں میں پانی نہیں چڑھتا تو میں اس کے متعلق انتظام کرتا۔ مگر اس کے متعلق تو مجھے کوئی اطلاع نہیں دی گئی اور اب جبکہ گندم بونے کا وقت گذر چکا ہے کہہ دیا گیا ہے کہ پانی نہیں چڑھ سکتا۔ حالانکہ پانی سب جگہ چڑھایا جا سکتا ہے بلکہ اونچے ٹیلوں پر بھی چڑھایا جا سکتا ہے۔ یوپی میں جا کر دیکھو سب لوگ چھٹا دیتے ہیں۔ ٹین میں پانی بھر کر چھٹا دیتے چلے جاتے ہیں اسی طرح پنجاب کے کئی علاقوں میں ہوتا ہے بلکہ۔ یہاں قادیان میں بھی پہلے اسی طرح پانی دیتے تھے۔ ان علاقوں میں پیپے یا ٹین میں پانی بھر کر چھٹا دیتے ہیں۔ یہ کام تو عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔ سارا یوپی چھٹے سے پانی دیتا ہے۔ کیا ہم ان لوگوں سے کمزور ہیں۔ تم جتنا پانی کہتے ہم اس سے تگنا پانی چڑھا کر دکھا دیں گے۔ جب ساری دنیا ایسا کرتی ہے تو یہاں کیوں نہیں ہو سکتا۔ یہ تو صرف ایک بہانہ ہے کہ پانی نہیں چڑھ سکتا۔ تم جو سب سے اونچی زمین ہے وہ مجھے دکھاؤ۔ میں ہفتہ کے دن خود تم کو پانی چڑھا کر دکھا دوں گا۔ جو کام میں بتاتا ہوں وہ یہ کرتے نہیں۔ پھر جب غلہ کی کمی ہو گی تو رقعے آنے شروع ہو جائیں گے کہ کوئی انتظام فرمائیں۔ ہم اس وقت کہاں سے انتظام کریں گے۔ کیا ہم فرشتوں سے کہیں گے کہ ہمیں غلہ لا کر دو۔ ابھی تو اتنی تنگی کے دن بھی نہیں آئے۔ مگر ابھی سے لوگوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہمیں غریبوں کے غلہ سے ہی کچھ دے دیں۔ کیونکہ ہم اس وقت لے نہیں سکے تھے۔ حالانکہ اس وقت بھی مَیں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ سال بھر کے لئے غلہ اپنے گھروں میں ڈال لیا جائے۔ ادھر یہ حالت ہے کہ باوجود توجہ دلانے کے خدام الاحمدیہ نے اس پر ذرا بھی عمل نہیں کیا۔ حالانکہ یہاں کی جتنی خالی زمینیں ہیں بوئی جا سکتی تھیں۔ قادیان میں ۱٬۵۰۰ ایکڑ کے قریب زمین ہے۔ فرض کرو اس میں سے ۳۰۰ ایکڑ کے قریب نکل چکی ہو۔ تو ہزار بارہ سو ایکڑ بچتی ہے۔ اگر اس ساری زمین میں کاشت کر لی جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ اور اگر زیادہ محنت کی جائے اور کھاد زیادہ مقدار میں ڈال دی جائے تو یہی زمین دو فصلی ہو سکتی ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ یہ کام کر لیتے تو غرباء کے لئے کافی غلہ مل جاتا۔

---

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

# جھوٹ کا ترک کرنا

## ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑے گناہوں کا ذکر فرماتے ہوئے تین ایسی باتوں کو چنا ہے جو روحانیت اور اخلاقیات کے تین مختلف میدانوں کی بنیادی باتیں ہیں۔ یہ تین میدان (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد (۳) اصلاح نفس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ یعنی خدا کے مقابل پر جو ہمارا خالق بھی ہے اور مالک بھی ہے۔ کسی ایسی ہستی کو کھڑا کرنا جو نہ تو ہمارا خالق ہے اور نہ مالک۔ اس لئے شرک کا گناہ دراصل غداری اور بغاوت دونوں کا مجموعہ ہے یہ انتہا درجہ کی غداری ہے کہ جس ہستی نے ہمیں پیدا کیا اور ہماری دینی اور دنیوی ترقی کے اسباب مہیا کئے۔ اس کے مقابل پر ایسی ہستیوں کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے۔ جن کا نہ تو ہماری پیدائش کے ساتھ کوئی تعلق ہے نہ ہماری بقا کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ ہے اور پھر یہ انتہا درجہ کی بغاوت بھی ہے کہ دنیا کے حقیقی مالک اور حقیقی حکمران کی حکومت سے سرتابی کر کے ایسی ہستیوں کے سامنے سر جھکایا جائے جنہیں ہم پر کسی نوع کا ذاتی تصرف حاصل نہیں لیکن افسوس ہے کہ آج کل کی ترقی یافتہ دنیا میں بھی ایسی قومیں پائی جاتی ہیں جن کا دامن ان کی بظاہر اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تہذیب کے باوجود شرک کی نجاست سے پاک نہیں . . .

اس سے آگے چل کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

دوسرا بڑا گناہ عقوق الوالدین بیان کیا گیا ہے۔ عقوق کے معنی عربی زبان میں کسی چیز کو کاٹنے کے ہیں اور اصطلاحی طور پر اس کے معنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ان کا واجبی ادب ملحوظ نہ رکھنا۔ ان کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آنا اور ان کی خدمت سے غفلت برتنا ہے والدین کی اطاعت اور خدمت کا فریضہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے اور دنیا کے حقوق میں غالباً سب سے زیادہ مقدس حق قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہماری تاریخ

س ۔ ۱۹۲۸ء میں قادیان میں کونسی درسگاہیں قائم تھیں ؟

ج ۔ نظارت تعلیم و تربیت کے تحت قادیان میں مدرسہ احمدیہ ۔ کلاس مربیان ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۔ مدرسۃ البنات ۔ مدرسہ خواتین متفرق کلاس درزی خانہ اور احمدیہ ہوسٹل قائم تھے ۔

س ۔ ۱۹۲۸ء میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے حضور نے کیا اقدام فرمایا ؟

ج ۔ گھروں میں درسِ قرآن کی تحریک فرمائی ۔

س ۔ جامعہ احمدیہ کا قیام کب عمل میں آیا ؟

ج ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۲۸ء کو ۔

س ۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۸ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے جماعت کو عورتوں کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ؟

ج ۔ ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کی عورت کی عزت کی حفاظت کے لئے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو ۔ اگر اسے جان بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کرے ۔ عورت کی عزت کو خدا نے قائم کیا ہے ۔

س ۔ لندن دار التربیت کیلئے خواتینِ احمدیت نے کیا قربانی کی ؟

ج ۔ لندن کا مشن ہاؤس خواتین کے چندے سے بنا تھا ۔ وہاں نئے مربی کی ضرورت اور دوسرے اضافی اخراجات کے لئے خواتین کو تحریک کی گئی جس پر والہانہ لبیک کہا گیا ۔

س ۔ پہلی گاڑی قادیان کب پہنچی اور اس میں سب سے اہم ہستی کون سوار تھی ؟

ج ۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء امرتسر سے قادیان کے لئے گاڑی روانہ ہوئی ۔ حضور اور خاندان کے افراد مسافر تھے ۔ بہت دعائیں کروائیں ۔

س ۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے کونسے سن میں قبول احمدیت کیا ؟

ج ۔ (اکتوبر) ۱۹۲۸ء میں ۔

س ۔ ۱۹۳۱ء میں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ اِروِن رخصت ہونے لگے تو حضور نے کیا تحفہ دیا ؟

ج ۔ ایک کتاب "تحفہ لارڈ اِروِن" کے نام سے دی جو پانچ روز میں لکھی گئی ۔

س ۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر چالیس سال گذرنے پر حضور نے کس طرح خوشی منانے کا ارشاد فرمایا ؟

ج ۔ آپ نے فرمایا اس سال چالیس سالہ جوبلی منائی جائے ۔ اور سب سے بڑی جوبلی یہ ہے کہ ہم سالِ حال دعوت الی اللہ کے لئے مخصوص کر دیں ۔ نیز فرمایا کہ تمام بالغ احمدی خواہ مرد ہوں یا عورتیں کوشش تو یہ کریں کہ تہجد پڑھیں اگر ہمیشہ اس پر عمل نہیں کر سکتے تو جمعہ کی رات مخصوص کر لیں ۔

س ۔ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا انتقال ہو گیا ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند ہونے کے علاوہ آپ کی وجہ شہرت کیا تھی ؟

ج ۔ آپ ۷۰ کتابوں کے مصنف ملک کے موثر اور بلند پایہ جرائد میں مضامین نگار اور ڈپٹی کمشنر رہ چکے تھے ۔

س ۔ یکم جولائی ۱۹۳۱ء کو خواتین کے لئے ایف اے کلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے حضور نے بچوں کی تربیت کا کیا پر حکمت طریق بیان فرمایا ؟

ج ۔ تربیت اولاد کے مسئلے میں کامیابی کی فقط یہی ایک صورت ہے کہ چھوٹی عمر کے بچوں کے بورڈنگ بنا کر ان کا انتظام عورتوں کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ ان میں بچپن میں ہی خاص اخلاق پیدا کریں اور پھر وہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے اخلاق کو اپنے اخلاق کے سانچے میں ڈھال دیں ۔

س ۔ سرینگر پونچھ ۔ میرپور غرضیکہ ہر محاذ پر ڈٹ کر قانونی مدد کرنے والے بعض احمدی وکلاء کے نام بتائیے ؟

ج ۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر ۔ شیخ بشیر احمد صاحب ، چوہدری عصمت اللہ صاحب ، میر محمد بخش صاحب ، چوہدری یوسف خان صاحب ، چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ، قاضی عبد الحمید صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب ۔

س ۔ تحریک جدید کی تحریک حضور کو کیسے ہوئی ؟

ج ۔ حضور لکھتے ہیں کہ جب میں اس کے نوٹ لکھ رہا تھا تو خود بھی نہ جانتا تھا کہ سکیم کیسے مرتب کروں ۔ صرف اور صرف مشیتِ ایزدی رہنمائی کر رہی تھی ۔

س ۔ تحریک جدید کے سلسلے میں ابتدائی تیاری کے لئے حضور نے کیا تین احکام دیئے ؟

ج ۔ ۱ ۔ بقایا چندہ ادا کریں
۲ ۔ آپس میں صلح کریں
۳ ۔ سلسلہ کے لئے وطن سے باہر جانے والے آگے آئیں ۔

س ۔ تحریک جدید کے لئے انیس مطالبات میں سے سادگی اور کفایت شعاری کے متعلق حضور نے کیا احکام دیئے ؟

ج ۔ ایک سالن پر اکتفا کیا جائے ۔ سادہ اور کم لاگت کا لباس استعمال کریں ۔ نیا یا پرانا زیور تڑوا کر نیا نہیں بنائیں ڈاکٹر سستے نسخے تجویز کریں سینما یا دیگر تفریحات پر خرچ نہ کیا جائے ۔ احمدی شادی میں بے جا رسوم سختی سے ترک کر دیں ۔ تعلیم ضرور حاصل کریں مگر کم خرچ ہو ۔ یہ مدت تین سال کے لئے تھی ۔ جو حالتِ جنگ کی طرح تھے ۔

س ۔ مالی قربانی کے متعلق حضور نے تحریکِ جدید کے ضمن میں کیا ارشاد فرمایا ؟

ج ۔ مخلص افراد اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ یا ۱/۳ جماعت کی ضروریات کے لئے نقد روپے یا جائداد کی شکل میں دیں ۔

س ۔ قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے حضور نے اس بنیادی نکتہ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ؟

ج ۔ کچھ ملکوں میں لوگ پھیلا دیئے جائیں جو تلاش کریں کہ ہماری (دینی) زندگی کس ملک سے شروع ہو سکتی ہے ۔

س ۔ تحریک جدید کے مطالبات کے تحت دعوت الی اللہ کے لئے اپنے خرچ پر خود کو پیش کرنے کی مدت کیا تھی ؟

ج ۔ تین ماہ ۔ تین سال یا پوری زندگی حسبِ اخلاص

س ۔ آئندہ نسل کی تربیت کے لئے حضور نے کیا لائحہ عمل تجویز فرمایا ؟

ج ۔ بچوں کو تعلیم و تربیت کے لئے قادیان بھیجا جائے ۔

س ۔ مطالبات تحریک جدید میں بیکاری کے خلاف کوشش کرنا بھی شامل تھا ۔ اس تعلق میں حضور نے کس قسم کی ہدایات دیں ۔

ج ۔ ہاتھ سے کام کرنا عار نہ سمجھا جائے ۔ فارغ نہ بیٹھا جائے ۔ ہر قسم کا کام کر لیا جائے ۔ محنت میں عظمت ہے ۔

س ۔ تحریک جدید کے پہلے سال کے لئے حضور کا مطالبہ کیا تھا ۔ بعد میں کتنے تھے اور کتنی رقم وصول ہوئی ؟

ج ۔ ساڑھے ستائیس ہزار کا مطالبہ تھا ۔ یہ ایک سال کے لئے تھا ۔ ڈیڑھ ماہ میں ۳۵ ہزار نقد اور ایک لاکھ سے زائد کے وعدے وصول ہو گئے ۔

س ۔ تحریکِ جدید کے مطالبوں میں قادیان میں مکان بنانے کا مطالبہ بھی تھا ۔ اس پر جماعت نے کیسے لبیک کہا ؟

ج ۔ حضور نے فرمایا قادیان میں ۲۰۰ مکان سال کے بن رہے ہیں اور بہت سے لوگ زمینیں خرید رہے ہیں ۔

س ۔ حضور نے خود تحریک جدید کے مطالبات پر کس طرح عمل کیا ؟

ج ۔ مسلسل شب و روز محنت کی ۔ کئی راتیں صرف دو تین گھنٹے سوتے ہر وقت کام ، کام ، کام میں گذارا ۔ گھر میں سادگی پر سختی سے عمل کرایا ۔ کدال اور ٹوکری کا کام کیا ۔ مالی قربانی بھی حدِ استطاعت سے زیادہ دی ۔

---

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال برطانیہ کے پہلے باقاعدہ احمدی مربی تھے ۔ جنہیں حضرت امام جماعت الاوّل (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء کو قادیان سے روانہ کیا ۔ اور آپ ۱۱ اگست کو ووکنگ پہنچے ۔ حضرت فضل عمر کے منصبِ امامت پر متمکن ہونے کے بعد جب خواجہ کمال الدین صاحب غیر مبایعین میں شامل ہو گئے تو سیدنا حضرت فضل عمر کے حکم پر چوہدری صاحب نے اپریل ۱۹۱۴ء میں یورپ کا پہلا احمدیہ مشن لندن میں قائم کیا ۔ ایک صحافی مسٹر کوریو آپ کے ذریعے احمدی ہونے والے پہلے شخص تھے ۔ ۷ جون ۱۹۲۰ء کو حضرت فضل عمر نے بیت الفضل لندن کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی جس پر لبیک کہتے ہوئے جماعت نے ۸۵۰۰، ۷۰ روپے حضور کی خدمت میں پیش کئے اگست ۱۹۲۰ء میں ایک قطعہ زمین لندن میں ۲۲۰۰ پونڈ میں خرید لیا گیا ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو چار بجے شام حضرت فضل عمر نے بیت الفضل لندن کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا ۔ اس تقریب میں کئی حکومتوں کے نمائندگان شامل ہوئے ۔ ۱۹۲۵ء میں بیت الفضل کی تعمیر کا آغاز ہوا اور تکمیل کے بعد ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے افتتاح کیا ۔ نماز کے لئے پہلی دفعہ ملک غلام فرید صاحب نے احباب کو بلایا ۔ ان کے بعد برطانوی نو احمدی مسٹر بلال دانیال نماز کے لئے بلاتے رہے ۔ ۱۹۲۴ء میں برطانیہ میں منعقد ہونے والی مشہور ویمبلے کانفرنس کے منتظمین کی طرف سے دی جانے والی شرکت کی دعوت حضرت فضل عمر نے قبول فرمائی ۔ اس سفر کے بارے میں حضور اپنی رویاء بیان فرماتے ہیں کہ میں انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں جسطرح کوئی شخص تازہ وارد ہوتا ہے ۔ اور میرا لباس جنگی ہے ۔ میں ایک جرنیل کی حیثیت میں ہوں اس وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ کوئی جنگ ہوئی ہے جسمیں مجھے فتح ہوئی ہے ۔ اتنے میں آواز آئی ۔ ولیم دی کانکرر

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# کاغذی ہے پیرہن

احمدیہ جماعت نے افریقہ میں اور خاص طور پر مغربی افریقہ میں دعوت الی اللہ اور تعلیم کے میدان میں محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے خوب خوب کام کیا ہے وہاں احمدیہ جماعت کا آغاز تو آج سے تقریباً ۷۰-۷۲ سال پہلے ہو گیا تھا اور پھر اسے کہیں آہستہ آہستہ اور کہیں سرعت کے ساتھ فروغ ملتا رہا اور اب خدا کے فضل سے بعض علاقوں کے علاقے احمدیہ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ گویا کہ اب یہ کیفیت ہے کہ تبدیلی کی ہوا چل رہی ہے اور یہ ہوا تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آغاز میں تو صرف مرکز کے ساتھ خط و کتابت ہی کے ذریعہ احمدیت سے ان لوگوں کا تعلق پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ارشاد کے مطابق برطانیہ سے مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔

سب سے پہلے سیرالیون کے باشندوں سے آپ کا تعارف ہوا اور اس کے بعد غانا کے باشندوں سے آخر کار آپ نائیجیریا پہنچے جہاں ایک دو سال تک آپ کو قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ گذشتہ روز میں الفضل کے پرانے فائل دیکھ رہا تھا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ حضرت مولانا نیرؔ صاحب نے کس طرح دور دراز کے دورے کر کے وہاں کے باشندوں کو احمدیت سے متعارف کروایا اور کس طرح ہر طبقہ کے لوگوں سے آپ نے شناسائی پیدا کی اور احمدیت کے لئے ایک باوقار مقام پیدا کر دیا۔ سیرالیون غانا اور نائیجیریا میں آپ کے ذریعے جس طرح احمدیت متعارف ہوئی۔ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ وہ ایک بیج کی کیفیت تھی۔ اس سے اب تناور درخت بن چکے ہیں اور لاکھوں افراد ان درختوں کے سائے میں زندگی گذار رہے ہیں اور روحانیت کے اعلیٰ مقام سے متعارف ہو رہے ہیں۔ ان کے اخلاق کی جھلکیاں تاریخ میں تو زیادہ تر ریکارڈ نہیں ہوئیں لیکن ان سے ملاقات کے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ سراپا خلوص ہیں اور ایمان کی کیفیت کا ان کے وجودوں میں اور ان کے اخلاق میں ایسا اظہار ہوتا ہے کہ ملنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصے تک وہاں قیام کر کے ان دوستوں سے ملاقات کا موقعہ فراہم فرمایا۔ اسی طرح مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب حکیم اور مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی نے بھی خاصا طویل عرصہ وہاں احمدیت کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ حضرت نیرؔ صاحب تو فرمایا کرتے تھے کہ ان لوگوں کے رنگ تو سیاہ ہیں لیکن ان کے دل سفید (نورانی) ہیں۔ اور محبت اور خلوص سے پُر۔ اس میں کیا شک ہے کہ جو کچھ حضرت نیرؔ صاحب نے اپنے مختصر قیام میں محسوس کیا تھا اسے بعد میں آنے والوں نے ایک لمبے عرصے پر پھیلا کر دیکھا تو وہ بات نہ صرف حقیقت ثابت ہوئی بلکہ اس کی حقیقت روشن تر ہو کر سامنے آئی۔

دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ہر وہ بات جو عام طور پر احمدیہ جماعتیں دنیا کے کسی بھی حصے میں کرتی ہیں مغربی افریقہ میں بھی کی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بہت اچھا اثر ہوا۔

دوسری خدمت جو احمدیہ جماعت نے افریقیوں کے لئے سرانجام دی ہے وہ ہے تدریس۔ سب سے پہلے حضرت نیرؔ صاحب نے نائیجیریا میں اس خیال کا اظہار کیا کہ یہاں ہماری جماعت کا ایک سکول ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس تجویز کے سال ڈیڑھ سال بعد نائیجیریا میں احمدیہ سکول قائم ہو گیا۔ اسی طرح غانا میں حضرت حکیم صاحب کی کوششوں سے تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا اور محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب نے سیرالیون میں تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی۔

اس تصویر میں میرے ساتھ جو دوست موجود ہیں وہ بائیں سے مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی۔ مکرم ایم۔ بی ابراہیم صاحب۔ مکرم اے۔ بی۔ آئی کمارا صاحب مکرم بشیر احمد صاحب اختر ہیں۔ گویا کہ ہم دو مربی ہیں اور باقی تین نظام تعلیم سے تعلق رکھنے والے۔ مکرم مولوی مجید احمد صاحب دو دفعہ سیرالیون گئے۔ اس سے پہلے آپ نے نائیجیریا میں بھی خدمت سلسلہ کا فریضہ انجام دیا تھا۔ جب میں ۱۹۷۶ء میں سیرالیون پہنچا تو تھوڑی ہی دیر کے بعد آپ واپس پاکستان تشریف لے آئے۔ اس تھوڑے سے عرصے میں جو میں نے ان کی صلاحیتوں کا اندازہ لگایا وہ یہ تھا کہ اگر انہیں حالات مجبور نہ کرتے تو وہ خدا کے فضل سے بہت زیادہ کام کر سکتے تھے۔ اور وہاں کی جماعت کے لئے بہت مفید وجود ثابت ہو سکتے تھے۔ یہی بات میں نے مرکز کو لکھی اور مکرم مولوی مجید احمد صاحب کو بھی بتائی چنانچہ مرکز نے جن حالات کا میں نے ذکر کیا تھا، انہیں بدلتے ہوئے مکرم مولوی مجید احمد صاحب کو دوبارہ سیرالیون بھیج دیا اور پھر جتنا عرصہ ہم اکٹھے رہے اس کے متعلق میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کا تعاون بھی مثالی تھا اور ان کی محنت اور لگن بھی۔ وہ ہمہ وقت اس بات کے لئے تیار رہتے تھے کہ جماعت کا کوئی بھی کام ہو ان سے کہا جائے دفتری طور پر وہ میرے لئے بہت مفید ثابت ہوئے اگر کبھی میں نے رات کے دس گیارہ بجے کوئی سٹینسل کاٹا ہے تو آپ اسی وقت کمر کس کے اسے چھاپنے کے لئے تیار ہو جاتے اور جب میں نے کہا ہے کہ کمر کس کے تو اس کا مطلب واقعی یہ ہے کہ وہ کمر کس لیا کرتے تھے۔ یعنی قمیص اتار کر یوں لگتا تھا کہ اب وہ اکھاڑے میں اترنے والے ہیں اور سائیکلوسٹائل پر یوں کام کرتے تھے کہ واقعی کشتی ہو رہی ہے۔ اتنی تیزی کے ساتھ کام ہوتا تھا کہ مجھے حیرت ہوتی تھی اور پھر اگلے ہی روز ہم وہ کاغذات لے کر دورے پر نکل کھڑے ہوتے۔ اب مکرم مولوی مجید احمد صاحب انگلستان میں ہیں اور براہ راست حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں نہایت مستعدی اور خلوصِ دل کے ساتھ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے جن ساتھیوں پر مجھے فخر ہے کہ انہوں نے میری ہر قسم کی کمزوری کے باوجود مجھ سے تعاون کیا اور اس طرح تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمات سرانجام دیں۔ ان میں مکرم مجید احمد صاحب شامل ہیں۔

مکرم ایم۔ بی۔ ابراہیم صاحب احمدیہ جماعت سیرالیون کے سیکرٹری تعلیم تھے اور پرائمری سکول جو اس وقت تقریباً یک صد کی تعداد میں ہیں ان کی تحویل میں تھے ان کی خوبی یہ تھی کہ وہ حکام بالا سے بہت قریبی رابطہ رکھتے تھے۔ ان کی بات سنی بھی جاتی تھی اور مانی بھی جاتی تھی اور اگرچہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے تھے وہ بات مانی ہی جانے والی ہوتی تھی لیکن پیش کرنے کا بھی انداز ہوتا ہے وہ اس انداز کے ماہر تھے اور حکومت کے مختلف محکموں سے تعلق پیدا کرنے اور رابطہ بڑھانے کی وجہ سے احمدیہ جماعت کو کئی سہولتیں میسر آ جاتی تھیں۔

مسٹر اے۔ بی۔ آئی کمارا کے متعلق پہلے چند ایک باتیں گذارش کر چکا ہوں اب صرف اتنا کہنے کی اجازت چاہوں گا کہ ان سے آپ مل کر دیکھیں۔ وہ نہایت منکسر المزاج ہیں اور دوسروں کی عزت و تکریم کرنا جانتے ہیں۔ مجھے ان کا یا یوں کہیئے کہ ان کے سکول کے سٹاف کا ڈنر کبھی نہیں بھولتا جو انہوں نے مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب جو نائیجیریا میں ہمارے احمدیہ سکول کانو کے پرنسپل تھے کو دیا تھا انہیں آپ نے نہایت اخلاص کے ساتھ خوش آمدید کہا اور جن جذبات کا احمدیت اور احمدیت کی کارکردگی کے سلسلے میں انہوں نے اظہار کیا وہ ہمارے لئے قابلِ فخر تھے

ان کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب اختر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مقابلہ کرنا تو معیوب ہے اور مجھے کسی دو پرنسپل صاحبان کا آپس میں مقابلہ کرنا بھی نہیں چاہیئے کیونکہ ہر پرنسپل نے اپنی استعداد اور اپنی استطاعت کے مطابق کام کیا ہے اور سلسلے کو فائدہ پہنچایا ہے لیکن جہاں تک بشیر احمد صاحب اختر کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اثر و رسوخ کے لحاظ سے بہت نمایاں تھے۔ سیکنڈری سکول بو ان کے زیر اہتمام تھا۔ سب سے بڑا رقبہ سب سے زیادہ کلاسیں سب سے زیادہ طلباء کی تعداد اور سب سے زیادہ سٹاف کی تعداد اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ آپ نے اس طرح نمایاں کامیابی حاصل کی کہ سیرالیون میں ہمارے احمدی سکولوں میں سے سب سے پہلے سائنس کے مضمون میں اے (A) لیول کے لئے اسی سکول کو چنا گیا۔ اس سکول میں سائنس کا سامان اکٹھا کرنے اور اسے ترتیب سے رکھنے اور تعلیم و تدریس میں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا سہرا بشیر اختر صاحب کے سر ہے۔ میں فری ٹاؤن میں تھا۔ آپ بو میں تھے۔ لیکن آپ جب بھی فری ٹاؤن آتے تو میں نے دیکھا کہ محکمہ تعلیم میں آپ کا اثر بہت نمایاں ہے۔ چنانچہ کئی باتیں جو محکمہ تعلیم سے کروانا مقصود ہوتی تھیں وہ آپ کے ذریعہ کروائی جاتی تھیں۔ آپ کا سکول کھیلوں میں بھی بہت نمایاں تھا۔ وہاں پر کھیل تو سب سے زیادہ فٹ بال ہی ہے اور فٹ بال میں بو کا احمدیہ سیکنڈری سکول بہت نمایاں تھا۔ ایک میچ میری موجودگی میں ہوا۔ دراصل یہ ٹورنامنٹ

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

# کوڑوں کی سزا

وفاقی شرعی عدالت نے کوڑوں کی سزا دینے کے لئے تیرہ شرائط مقرر کی ہیں۔

۱۔ اس سزا کے شروع کرنے سے پہلے مجرم کا طبی معائنہ کیا جائے جو ایک مقررہ میڈیکل آفیسر کرے تاکہ اس بات کی یقین دہانی کرا سکے کہ اس سزا سے مجرم کی موت واقع نہیں ہو جائے گی۔

۲۔ اگر مجرم زیادہ بوڑھا ہے یا زیادہ کمزور ہے تو کوڑوں کی جو سزا دی گئی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کوڑے لگائے جائیں وہ اس صورت سے لگائے جائیں اور اتنے وقفے وقفے سے لگائے جائیں کہ اس سزا کا دیا جانا موت پر منتج نہ ہو۔

۳۔ اگر مجرم بیمار ہے تو اس سزا کو اس وقت تک ملتوی کیا جائے جب کہ ایک مقررہ میڈیکل آفیسر اس بات کی شہادت نہ دے کہ مجرم جسمانی طور پہ (صحت کے لحاظ سے) یہ سزا لے سکتا ہے۔

۴۔ اگر جسے کوڑے لگائے جانے مقصود ہیں وہ خاتون ہے اور حاملہ ہے تو اس کی اس سزا کو اس وقت تک ملتوی کیا جائے کہ بچے کی پیدائش کے بعد مزید دو ماہ گزر جائیں یا اسقاطِ حمل کے بعد جیسا بھی معاملہ ہو۔

۵۔ جس وقت کوڑے لگائے جانے ہوں اگر سردی زیادہ ہو یا گرمی زیادہ ہو تو کوڑوں کا لگایا جانا ملتوی کیا جائے جب تک کہ موسم معتدل نہ ہو جائے۔

۶۔ یہ سزا ایک مقررہ میڈیکل آفیسر کی موجودگی میں دی جائے۔ اور ایسے پبلک جگہ پر جو صوبجاتی حکومت اس کام کے لئے مقرر کرے۔

۷۔ جس شخص کو اس سزا دینے پر مقرر کیا جائے وہ غیر جانبدار ہونا چاہیئے اور اس کی سمجھ بوجھ بھی بالغ ہونی چاہیئے۔

۸۔ سزا دینے والا درمیانی طاقت کے ساتھ سزا دے گا۔ اپنے ہاتھ کو اپنے سر کے اوپر نہیں لے جائے گا تاکہ مجرم کے جسم سے کھال نہ ادھڑ جائے۔

۹۔ ایک کوڑا لگانے کے بعد وہ کوڑے کو اوپر اٹھائے گا اور رکھ نہیں دے گا۔

۱۰۔ کوڑوں کو جسم کے مختلف حصوں پر لگایا جائے۔ لیکن سر، چہرہ اور معدہ یا چھاتی یا نازک اعضاء پر کوڑے نہ لگائے جائیں۔

۱۱۔ مجرم کے جسم پر وہ کپڑے رہنے دیئے جائیں جن کے پہننے کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔

۱۲۔ ایک مرد مجرم کی صورت میں کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اسے کھڑا رکھا جائے اور عورت کی صورت میں اسے بٹھایا جائے۔

۱۳۔ اگر سزا شروع ہونے کے بعد مقررہ میڈیکل آفیسر اس خیال کا اظہار کرے کہ سزا جاری رکھنے سے مجرم کی موت کا خدشہ ہے تو سزا کو ملتوی کر دیا جائے۔ جب تک کہ مقررہ میڈیکل آفیسر اس بات کا سرٹیفکیٹ نہ دے کہ مجرم صحت کے لحاظ سے باقی کوڑے لگوانے کے قابل ہو گیا ہے۔

## لیبیا میں سفارت خانوں پر حملے

سیکورٹی کونسل میں لیبیا کے متعلق قرارداد پاس ہو جانے کے بعد لیبیا میں وہاں کے باشندوں نے بیرون ممالک کے سفارتخانوں پر حملے کئے ہیں۔ ان حملوں میں خاص طور پر ان سفارت خانوں کو مدِنظر رکھا گیا ہے جنہوں نے لیبیا کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والا سفارت خانہ وینزویلا کا تھا۔ سیکورٹی کونسل نے ان حملوں کے بعد ایک اجلاس میں ان کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ لیبیا کو ان حملوں کے ذریعے ہونے والا سارا نقصان پورا کرنا چاہیئے۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیبیا مجرمانہ حرکتیں کر کے سفارتخانوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ سیکورٹی کونسل کے خیالات کو بدلنے کی مہم بھی کر رہا ہے بطروس غالی نے لیبیا کے اقوام متحدہ میں سفیر علی احمد الہدرتی کو اپنے دفتر میں بلا کر اس سلسلے میں گفت و شنید کی اور احتجاجی مراسلہ دیا۔

لیبیا کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ ان حملوں میں ملوث نہیں ہے اپنے باشندوں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے اور جس حد تک ممکن ہے انہوں نے روکا بھی ہے۔ لیکن دوسری طرف اخبارات میں یہ بیانات بھی آ رہے ہیں کہ لیبیا کے لیڈر نے کہا ہے کہ جن ملکوں نے ہمارے خلاف ووٹ دیا ہے اب انہیں تیار رہنا چاہیئے۔ ہم ان کے خلاف انتقامی کارروائی کریں گے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

تھا۔ جس ٹیم کے ساتھ ہمارا میچ ہوا وہ دیگر سکولوں کی ٹیموں میں سے سب سے زیادہ مضبوط اور طاقتور سمجھی جاتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ہمارا سکول جیت گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب فیلڈ سے واپس سکول آ رہے تھے تو گاڑی میں بیٹھے ہوئے ٹرافی جو ہم نے اٹھائی ہوئی تھی اس کے متعلق یہ ڈر تھا کہ دوسرے سکولوں کے لڑکے ہم سے چھین کر نہ لے جائیں۔ چنانچہ یہ دیکھتے ہوئے کہ اگر ٹرافی میرے ہاتھ میں ہوئی تو لڑکوں کو جرأت پیدا نہیں ہو گی۔ ٹرافی میرے ہاتھ میں دی گئی اور میرے ساتھ اختر صاحب اور لطف الرحمٰن صاحب محمود اور صادق محمد صاحب جو فٹ بال کے انچارج تھے بیٹھ گئے اور ہم یہ ٹرافی اپنے سکول میں لے آئے وہاں پر کافی دیر تک ٹیم کے کھلاڑیوں نے اور ان کے دوسرے ساتھیوں نے بیٹھ کر سیرالیون کی ایک زبان مینڈے میں گیت گائے۔ یہ سب گیت احمدیت سے متعلق تھے۔ تعلیم کے متعلق تھے۔ اساتذہ کے متعلق تھے اور طلباء کے متعلق تھے۔ گویا کہ یہ گیت نہایت سنجیدہ گیت تھے۔ آواز نہایت مترنم تھی اور طلباء کا جوش قابل دید تھا۔ یہ گیت میرے پاس ریکارڈ موجود ہیں میں کبھی کبھی ان سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور پرانی یادیں اس طرح تازہ ہو جاتی ہیں کہ گویا کہ میں واپس ان دنوں میں چلا گیا ہوں۔

جہاں تک میرے ساتھ مکرم بشیر احمد صاحب اختر کے تعلق کا سوال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اختر صاحب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ امیر، امیر ہے اور اسے اگر امیر کا درجہ نہ دیا جائے تو نظام چل نہیں سکتا۔ وہ میری حیثیت سے بڑھ کر میری عزت کرتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب میں ایک ایسے اچھے لکھے پڑھے انسان کو جو ایک بہت بڑے احمدیہ سکول کا پرنسپل بھی تھا۔ اپنی اس طرح عزت کرتے دیکھتا تھا کہ گویا وہ پیچھے جا رہے ہیں تو مجھے شرم آتی تھی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا تھا کہ اے میرے خدا میں خود تو کچھ بھی نہیں ہوں یہ تیرے فضل کی وجہ سے مجھے یہ عزت مل رہی ہے۔ میں ان کا ممنون ہوں کہ فری ٹاؤن آ کر بھی اور جب میں بو جاتا تھا وہاں بھی وہ میری عزت کا ایک نمونہ قائم کر دیتے تھے۔

میں ان کی بیگم صاحبہ کا بھی ممنون ہوں کہ باوجود اس کے کہ بو میں میں کسی اور گھر میں ٹھہرتا تھا لیکن وہ اکثر و بیشتر خود اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر مجھے بھیجا کرتی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی سلسلے سے عقیدت کا ایک اظہار تھا ورنہ اس بات کی مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی کہ کسی اور کے گھر میں قیام کرنے کے باوجود وہ اتنی تکلیف کریں کہ خود کھانا پکا کر مجھے بھجوائیں اگر میں نے کھا بھی لیا ہو تو وہ پھر بھی یہ خواہش کرتیں کہ جو ہم نے بھیجا ہے اس میں سے بھی ضرور تھوڑا سا کھائیں۔ یہ محض احمدیت کے ذریعے ملنے والی محبت اور عزت ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے گذارش کی ہے اس تصویر میں پانچ افراد ہیں یعنی میرے ساتھ مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ مکرم ایم بی ابراہیم صاحب سیکرٹری تعلیم۔ مکرم اے۔ بی۔ آئی کمارا صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن۔ اور مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں احمدیت اور انسانیت کی خدمت کر سکے اور اللہ تعالیٰ اس کی خدمت کو قبول فرمائے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

## آپ کا خط ملا

آپ کا خط ملا اور اس سے خاکسار کی اور ادارہ الفضل کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ آپ نے "کاغذی ہے پیرہن" مضمون کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ میرے لئے وجہ فخر ہے۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے ایسے اچھے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ جہاں تک بعض مضامین کے متعلق آپ کی تجاویز کا سوال ہے میں یہ گذارش کرنی ضروری سمجھتا ہوں کہ جو کچھ شائع کیا جا سکتا ہے وہ ہم شائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو کچھ الفضل میں شائع نہیں ہو سکتا اس کے لئے ہم آپ سے اور آپ جیسے دیگر مخلصین سے معذرت چاہتے ہیں۔

امید ہے آپ گاہے گاہے اپنی نگارشات الفضل میں اشاعت کیلئے بھیجتے رہیں گے۔ موضوع عام فہم اور سادہ ہو اور قارئین کی دلچسپی کا باعث۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ :-**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۸۴۲۱** میں اخلاق احمد خان ولد عبدالرزاق خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اخلاق احمد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری حبیب اللہ احمدی وصیت نمبر ۱۸۹۳۶۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ہے اور ماں باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔ اور پھر ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے والدین کے بڑھاپے کا زمانہ پایا اور پھر اس نے ان کی خدمت کے ذریعہ اپنے واسطے جنت کا راستہ نہیں کھولا۔ وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے اور آپ کا ذاتی اسوہ اس معاملہ میں یہ ہے کہ جب ایک دفعہ آپؐ کچھ مال تقسیم فرمانے میں مصروف تھے تو آپؐ کی رضاعی والدہ آپؐ کے ملنے کے لئے آئیں آپؐ کی حقیقی والدہ آپؐ کے بچپن میں ہی فوت ہوگئی تھیں۔ آپؐ انہیں دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان کی طرف لپکے اور ان کے لئے اپنی چادر بچھا کر انہیں بڑی محبت اور عزت کے ساتھ بٹھایا الغرض ... نے والدین کی اطاعت اور خدمت کے متعلق انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ قرآن شریف فرماتا ہے تم اپنے ماں باپ کے سامنے عاجزی اور انکساری کے بازوؤں کو محبت اور رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو۔ اور ان کے لئے ہمیشہ خدا سے دعا مانگتے رہو کہ خدایا جس طرح میرے والدین نے مجھے بچپن میں جبکہ میں بالکل بے سہارا تھا۔ محبت اور شفقت کے ساتھ پالا اسی طرح اب تو ان کے بڑھاپے میں ان پر شفقت اور رحم کی نظر رکھ۔

تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا بیان کیا گیا ہے اور اس کے متعلق ... نظریہ اس بات سے ظاہر ہے کہ جب آپؐ جھوٹ کا ذکر فرمانے لگے تو جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے اور ان الفاظ کو بار بار دہرایا کہ کان کھول کر سن لو ہاں پھر کان کھول کر سن لو کہ شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر باقی باتیں اس بیج کا حکم رکھتی ہیں جس سے گناہ کا درخت پیدا ہوتا ہے تو جھوٹ اس بیج کے واسطے پانی کے برابر ہے۔ اس کی وجہ سے یہ درخت پنپتا اور ترقی کرتا ہے۔ یہ جھوٹ ہی ہے جس کی وجہ سے گناہ پر دلیری پیدا ہوتی۔ اور انسان گناہ کی دلدل میں پھنسے رہنے کا ایک بہانہ حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے ذریعہ گناہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے اور پھر اس پردہ کی اوٹ میں گناہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔

پس جھوٹ صرف اپنی ذات میں ہی گناہ نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے گناہوں کے واسطے ایک بدترین قسم کا سہارا بھی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ ایک دفعہ ایک مسلمان نے آپؐ سے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا نفس کمزور ہے اور میں بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہوں اور میں سارے گناہوں کو یکدم چھوڑنے کی ہمت نہیں پاتا۔ آپؐ مجھے ہدایت فرمائیں کہ میں سب سے پہلے کس گناہ کو چھوڑوں آپؐ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اس نے اس کا وعدہ کیا اور گھر واپس آگیا پھر جب وہ اپنی عادت کے مطابق بعض دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگا تو اسے خیال آیا کہ اب اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ بات پہنچی اور آپؐ نے مجھ سے پوچھا تو جھوٹ تو بہرحال میں نے بولنا نہیں۔ میں آپؐ کو کیا جواب دوں گا یا اگر کسی مسلمان کو میری کسی کمزوری کا علم ہوا تو اس کے سامنے میں اپنے اس گناہ پر کس طرح پردہ ڈالونگا آخر اسی میں اس نے سوچتے سوچتے فیصلہ کیا کہ جب چھوڑ دیا ہے تو یہی بہتر ہے کہ سارے گناہوں سے ہی اجتناب کیا جائے چنانچہ وہ جھوٹ چھوڑنے کی برکت سے سب گناہوں سے نجات پاگیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے جھوٹ کے گناہ کو شرک اور عقوق والدین کے گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دے کر اصلاح کا ایک ایسا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے جس کے ذریعے بہت جلد اپنے گناہوں پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جھوٹ ایک بدترین اور ذلیل ترین قسم کا گناہ ہے اور ہر شریف انسان کا فرض ہے کہ اخلاقی گناہوں میں سب سے پہلے جھوٹ پر غلبہ پانے کی کوشش کرے۔

لیکن ضمناً یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جھوٹ نہ بولنے کی تعلیم سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ہر حال میں سچی بات بلاضرورت بیان کر دی جائے۔ بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ جو بات بیان کی جائے وہ بہرحال سچی اور جھوٹ کی آمیزش سے پاک ہونی چاہیئے ورنہ بسا اوقات قومی یا خاندانی یا ذاتی مصالحت بعض باتوں میں رازداری کے متقاضی ہوتے ہیں۔ اور رازداری ہرگز راست گفتاری کے خلاف نہیں۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

یعنی "اولوالعزم فاتح"۔ حضرت فضل عمر نے کانفرنس کے لئے ایک مضمون رقم فرمایا اور ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو ۱۳ اصحاب کے ہمراہ قادیان سے روانہ ہو کر ۲۲ اگست کو لندن ورود فرمایا۔ جہاں آپ کا قیام چیسٹم پیلس میں رہا۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حضور کا مضمون حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ چوہدری صاحب کے پر شوکت اور نہایت موثر لہجہ نے بیشمار حاضرین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری کر دی۔ صدر مجلس نے کہا کہ حضور کا مضمون کانفرنس کا بہترین مضمون ہے۔ یورپ کے پریس نے بھی مضمون کی عظمت کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔

ستمبر ۱۹۲۴ء کے آخر میں حضرت فضل عمر نے ریویو آف ریلیجنز کو لندن سے شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو لندن سے روانگی کے وقت حضور نے فرمایا میرے نزدیک انگلستان کی فتح کی بنیاد آسمانوں پہ رکھ دی گئی ہے اور اپنے وقت پہ اس کا اعلان زمین پر بھی ہو جائے گا۔

۱۹۳۵ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت الثالث) نے جو بسلسلہ تعلیم برطانیہ میں مقیم تھے۔ لندن سے ایک رسالہ جاری کیا۔

۲۳ اپریل ۱۹۳۳ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے بیت الفضل میں تقریر فرمائی۔ ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء اور فروری ۱۹۳۹ء میں شاہ فیصل بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے بیت الفضل آئے۔ اسی طرح متعدد دیگر سیاسی عمائدین اور مذہبی راہنما بھی بیت الفضل میں آتے رہے۔ فروری ۱۹۴۹ء میں گلاسگو میں احمدیہ مشن کا اجراء بشیر احمد صاحب آرچرڈ پہلے انگریز واقف زندگی احمدی کے ذریعے ہوا۔ مسٹر آرچرڈ نے ۱۹۴۵ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور جنگ دوم کے بعد فوج کی ملازمت ترک کر کے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ جون ۱۹۵۰ء میں گلاسگو مشن نے ایک رسالہ دی (ــ) ہیرلڈ جاری کیا۔ ۱۹۵۵ء میں جب حضرت فضل عمر بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے تو لندن میں بھی قیام فرما رہے اس دوران ۲۲ تا ۲۴ جولائی ۱۹۵۵ء کو حضور کی زیر ہدایت احمدی مربیوں کی عالمی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بھی ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک بسلسلہ تعلیم انگلستان میں قیام فرما رہے۔ ۱۹۶۵ء میں لندن مشن نے ایک ماہوار رسالہ دی (ــ) ہیرلڈ کا اجراء کیا۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

رکھا جائے کہ فلاں فلاں کمزوریوں کی اصلاح کر لی گئی ہے اور فلاں فلاں کمزوریوں کی اصلاح باقی ہے۔ اسی طرح جماعت کے افراد کو نوافل اور تہجد پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ جماعت کے افراد سے ہمیشہ پوچھتے رہنا چاہیئے کہ کتنے افراد ہیں جو تہجد پڑھتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

## ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کنزرویٹو پارٹی کی فتح پر برطانوی وزیراعظم جان میجر کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ کے عام انتخابات کے نتائج سن کر مجھے خوشی ہوئی ہے۔ آپ کی قیادت اور وزیراعظم کی حیثیت سے کارکردگی نے عام انتخابات میں فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر نے کہا ہے کہ ملک میں چوتھا مارشل لاء خارج از امکان نہیں۔ سندھ کی سیاسی صورتحال کے پیش نظر اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہاں کے لوگوں کی بڑی تعداد مارشل لاء کو خوش آمدید کہہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں بے چینی اور اضطراب ہے۔ مظلوم آہ بھی نہیں کر سکتے۔ یہ صورت حال زیادہ دیر نہیں چل سکتی۔

○ آل پارٹیز کانفرنس کے کنوینر نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ اے۔ پی سی میں شمولیت، جتوئی سمیت ہر ایک کے لئے دعوت عام ہے۔

○ ملک میں سرمایہ کاری کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے تین خصوصی صنعتی زون قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ان زونوں میں سے ایک پورٹ قاسم سے ملحق دوسرا لاہور اور تیسرا راولپنڈی کے قریب موٹر وے پر بنایا جائے گا۔ اور اسی طرح ملک کے دوسرے حصوں میں بھی مزید صنعتی زون بنائے جائیں گے۔

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ افغان مسئلہ اپنے منطقی انجام کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اور بہت جلد کوئی تصفیہ ہو جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مسئلہ افغانستان کے حل کے بعد پاکستان کا وسطی ایشیا کی ریاستوں سے براہ راست تعلق قائم ہو جائے گا۔

○ دادو (سندھ) کے قریب انڈس ہائی وے پر ایک مسافر بس پر ڈاکوؤں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ۵ مسافروں کو زخمی کر دیا۔ جب کہ ۴۰ مسافروں کو اغوا کرنے کے علاوہ کئی دیگر گاڑیوں کو لوٹ لیا۔ اغوا ہونے والوں میں اکثریت کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے۔

○ پیر صاحب پگارو نے جونیجو مسلم لیگ کے مقابلے میں متوازی فنکشنل مسلم لیگ کے قیام کا اعلان کر دیا ہے اس لیگ کے لئے ذوالفقار شاہ جاموٹ چیف آرگنائزر اور عرفان اللہ مروت کو ڈپٹی چیف آرگنائزر مقرر کیا گیا ہے۔ لیڈیز ونگ کے لئے بیگم گلزار اظہر کا تقرر کیا گیا ہے۔

○ پانچویں ورلڈ کپ کی فاتح پاکستان کرکٹ ٹیم جب اسلام آباد ائیرپورٹ پہنچی تو لاکھوں افراد نے ان کا تاریخی اور شاندار استقبال کیا۔ ٹیم کے استقبال کے لئے راولپنڈی شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ کھلاڑیوں کو پھولوں سے لاد دیا گیا۔ بچے بڑے سب ایک جھلک دیکھنے کو امڈ آئے سٹیڈیم تک کا ۷ کلومیٹر کا راستہ ڈھائی گھنٹوں میں طے کیا گیا۔

○ دریائے چناب کے پلوں کو مرمت کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے اس دوران اے۔ سی چنیوٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ دریائے چناب کو پیدل عبور کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے جس کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔ اس حکم کا اطلاق دو ماہ تک رہے گا۔

## غیر ملکی خبریں

○ افغانستان کی عبوری انتظامی کونسل کے ارکان جلد اسلام آباد پہنچنے شروع ہو جائیں گے۔ افغان نیوز سروس نے اقوام متحدہ کی پندرہ رکنی عبوری انتظامی کونسل کے ممکنہ ارکان کے ناموں کی ایک فہرست جاری کر دی ہے۔

○ افغان مجاہدین جماعتوں اتحاد اسلامی اور حزب اسلامی اور حرکت انقلاب اسلامی نے قطعی طور پر اقوام متحدہ کے فارمولا کو مسترد کر دیا ہے۔ جب کہ حزب اسلامی کے گلبدین حکمت یار اور ایران میں مقیم حزب وحدت نے کہا ہے کہ وہ کسی ایسے عبوری ادارہ کو تسلیم نہیں کریں گے جس میں کمیونسٹ یا ظاہر شاہ کے حامی موجود ہوں۔


### تبدیلی نام

میں نے اپنا نام نسرین اختر کی بجائے نسرین سعید رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نسرین سعید اہلیہ سعید احمد صاحب قمر
محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

### حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶۰ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸۰ روپے

### اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس -/۱۵۰ روپے

### زدجام عشق خاص

چارصد اسی (۴۸۰) روپے

**ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۴۲۴

### زبان سیکھنے کے شائقین کیلئے

### خوشخبری

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی مندرجہ ذیل زبانوں کی کلاسیں شروع کر رہی ہے۔

سرٹیفکیٹ کورس

سپینش ـ رشین ـ انگریزی ـ ترکش ـ جرمن ـ فرنچ ـ عربی

۱۔ کلاس میں داخلہ کی عمر اور تعلیم کی کوئی قید نہیں تاہم انگریزی کی بنیادی واقفیت کا ہونا ضروری ہے۔

۲۔ داخلہ فارم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ امور طلباء / معتمد سے دستیاب ہیں۔

دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کے اوقات کار شام ۶ تا ۸ ہیں۔ کلاسیں روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء ہوا کریں گی۔

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۹۲-۴-۱۸ ہے۔

(ناظم امور طلباء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

### پتہ

### نئے سال کی نئی کتب ـــــ جماعت اول تا دھم

گائیڈیں، خلاصہ جات، ٹیسٹ پیپرز اور ہر قسم کی امدادی کتب بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

**رؤف بکڈپو اینڈ کاپی ہاؤس** اقصیٰ روڈ ربوہ

### سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیشکش

## سلور لنک پریس

ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔

**سلور لنک پریس** ۲۱۔ دل محمد روڈ۔ لاہور
ہیڈ آفس: احسان منزل ۲ رائل پارک۔ لاہور

پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ ـــــ فون: ۳۶۹۸۸۷